بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

اس مہینہ کی پانچ تاریخ کی شام کو حضرت مہتمم صاحب دارالعلوم دیوبند کے ٹیلیگرام سے اچانک یہ اطلاع ملی کہ دارالعلوم کے شیخ الحدیث مولانا شریف الحسن صاحب کا شب گذشتہ یکایک انتقال ہوگیا تو جی دھک سے ہوکر رہ گیا اور دل و دماغ پر ایک سکتۂ حزن والم کی کیفیت طاری ہوگئی، مولانا کی عمر ستر کے لگ بھگ ہوگی اس کے باوجود اپنے فرائضِ منصبی کی انجام دہی میں نہایت چست اور مستعد تھے۔ چند برسوں سے مختلف اسقام وعوارض میں مبتلا تھے، آخر میں اُن کو دل کا روگ بھی لگ گیا تھا، اور غالباً یہی ان کی مرگ مفاجات کا سبب ہوا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مولانا علم وعمل، تقویٰ و طہارت اور فضائلِ اخلاق و شمائل، ہر اعتبار سے اکابر دیوبند کی یادگار اور ان کا نمونہ تھے، تمام علوم وفنون میں استعداد نہایت پختہ تھی، مگر حدیث سے اُن کو طبعی طور پر بڑا شغف اور لگاؤ تھا، برسوں جامعۂ اسلامیہ ڈابھیل میں صحیح بخاری کا درس بڑی شان اور آن بان سے دیتے رہے، جب دارالعلوم دیوبند کو اُن کی ضرورت ہوئی تو اس کی طلب پر یہاں چلے آئے، یہاں انہوں نے ایک نہایت نازک موقع پر دارالعلوم کی ایسی شاندار خدمت انجام دی کہ دارالعلوم ایک عظیم فتنہ اور ابتلاء سے بچ گیا، سابق شیخ الحدیث مولانا فخرالدین صاحب کے انتقال کے بعد بخاری جلد اول کے درس کا کوئی

معقول اور خاطر خواہ انتظام ارباب بست وکشاد کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔ کیونکہ اگرچہ دار العلوم میں خدا کے فضل وکرم سے حدیث کے بڑے اچھے اچھے استاد اور مدرس ہیں، لیکن بخاری جلد اول کا معاملہ دوسری کتب حدیث سے بالکل الگ اور مختلف ہے، یہ ایک کتاب یا ایک فن نہیں۔ بلکہ دسیوں علوم وفنون کے دقیق مباحث کا مجموعہ ہے۔

دار العلوم دیوبند کا سب سے بڑا امتیاز ہی درس بخاری ہے۔ اس بنا پر یہاں اس مسند پر وہی عالم بیٹھ سکتا ہے جس کو سالہا سال بخاری کے درس اور دیگر کے ساتھ اشتغال کا تجربہ رہ چکا ہو، بہر حال جب طلبا میں بے چینی بڑھی تو مجلس شوریٰ نے کافی بحث وتمحیص اور غور وفکر کے بعد محدث یگانہ جناب مولانا حبیب الرحمن صاحب اعظمی کی پرزور تائید وحمایت سے بخاری جلد اول کے درس کی خدمت مولانا مرحوم کے سپرد کر دی اور حق یہ ہے کہ مولانا نے اس اہم خدمت کو اس تندہی جانفشانی اور اعلیٰ قابلیت سے انجام دیا کہ اسکا حق ادا ہو گیا اور طلبا مکمل طور پر مطمئن ہو گئے شوریٰ نے یہ دیکھکر مولانا کو باقاعدہ دار العلوم کا شیخ الحدیث مقرر کر دیا، یہ مولانا کی وہ اہم خدمت جس نے دار العلوم کو بروقت ایک عظیم ابتلاء سے بچا لیا۔ شوریٰ کے ایک ممبر کی حیثیت سے میں مولانا کی اس خدمت کا بڑا معترف اور قدردان تھا، مولانا اسے محسوس کرتے اور جب کبھی دیوبند جاتا ملاقات کیلئے ضرور تشریف لاتے تھے، نہایت خندہ جبیں شگفتہ طبیعت اور سادہ وبے تکلف بزرگ تھے رحمہ اللہ رحمۃ واسعۃ۔

اس واقعہ سے چند روز پہلے یعنی مئی میں ہندوستان کے دو اور بلند پایہ علماء کا بھی انتقال ہو گیا۔ ایک مولانا شاہ عز الدین صاحب مجیبی اور دوسرے مولانا مفتی عتیق احمد فرنگی محلی، اول الذکر نے ندوہ میں تعلیم پائی تھی۔ استعداد پختہ تھی، فقہ اور حدیث میں بڑا اچھا درک رکھتے تھے، گذشتہ سال ہی انہیں صدر جمہوریہ کی طرف سے عربی اسکالر کی حیثیت سے اوارڈ ملا تھا قومی معاملات ومسائل میں حصہ لیتے رہتے تھے۔